سلام

استاذ الاساتذہ مولانا سید اصغر حسین فاخرؔ اجتہادی

دل سے جو پیرو علیؑ مرتضیٰ کا ہوگیا
نار سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہوگیا

ساتھ اس کی گرد پا کے خاک پر گرتی رہی
سامنا رہوارِ شہؑ سے جب ہوا کا ہوگیا

خاک یاں کی بعدِ قتلِ شہؑ ہوئی خاکِ شفا
مدفنِ شہؑ سے یہ رتبہ کربلا کا ہوگیا

لاغری نے تنکے چنوائے غمِ شبیرؑ میں
خاصّہ مجھ زار میں کیا کہربا کا ہوگیا

سایۂ شمشیر شہؑ میں آگیا جو بہرِ جنگ
سامنا اس خود گرفتہ کو بلا کا ہوگیا

قتل کر کے ذوالفقارِ شہؑ یہ دیتی تھی صدا
میں نے مارا، نام لشکر میں قضا کا ہوگیا

اور تپ بیمار کے درماں سے دونی ہوگئی
ہجر سرورؑ میں اثر الٹا دوا کا ہوگیا

راستہ میں ہم سے افتادہ جو فاخرؔ چھٹ گئے
کارواں میں شورِ فریادِ درا کا ہوگیا

سوز

سید صادق علی ''چھنگا صاحب''، حسینؔ جائسی

اے چرخ تیری شرم و حیا آج کیا ہوئی
زینبؑ سے تو یہ پوچھو بلا آج کیا ہوئی

کل کیا ستم ہوئے تھے جفا آج کیا ہوئی
بھیجی تھی جو خدا نے ردا آج کیا ہوئی

بلوہ میں گاہ جاتی ہو گہہ قید ہوتی ہو
زینبؑ کہو حسینؑ کو کس وقت روتی ہو

سلام

ڈور سے مانگی اماں ہر ظالم بے پیر نے
پیاس کی شدت میں وہ حملے کئے شبیرؑ نے

سامنے قاصد کے شہؑ بیٹھے کلیجہ تھام کر
وہ اثر دل پر کیا بیمار کی تحریر نے

ضعف کی شدت، گلے میں طوق، بیڑی پاؤں میں
راہ طے کی ہوگی کیوں کر عابدِؑ دلگیر نے

گود سے بانو کی لے کر جب چلے میداں کی سمت
نرگسی آنکھوں سے دیکھا شاہؑ کو بے شیر نے

اے حسینؔ ایسا بھی حیدرؑ نے کیا تھا ایک وار
دم لیا تھا جب پرِ جبریلؑ پر شمشیر نے